بانی
شیخ التفسیر
حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور پاکستان

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا عبید اللہ انور

تقویٰ

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ تمام انسانی گناہوں کی اصل جڑ خواہش نفس کی پیروی اور وسوسہ شیطانی کی اطاعت ہے۔ قرآن پاک نے اسی جڑ کو پکڑا ہے اور اس سے بچ جانے کی بہت بہت ترغیب دی ہے۔ پھر اس کے مقابل تقویٰ کے اختیار کرنے پر سارا زور صرف کر دیا ہے اور عبادات، معاملات، حقوق زوجین اور صلح و جنگ کے تمام واقعات پر اس کی اہمیت واضح کی ہے کیونکہ تقویٰ انسانی خصلتوں کا وہ پاک اور بلند مقام ہے کہ جب کوئی نفس اس کو پالیتا ہے تو بدی کی نجاست اور گناہ کی ظلمت سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔ قرآن علمی ہدایات سے لبریز ہے مگر اس کی دعوت عمل کی دعوت ہے یہ نہیں کہ وہ چند فلسفیانہ حقائق پیش کر دے اور پھر رُک جائے۔ قرآن عزیز اپنے ماننے والوں کے سامنے حق و باطل اور خیر و شر کی تمام راہوں کو ایک ایک کر کے پیش کرتا ہے اور پھر حکم دیتا ہے دیکھو، یہ بدی ہے اس سے الگ ہو۔ اپنے ہر عمل کا جائزہ اور حساب لو اور حق کو باطل پر اور خیر کو شر پر غالب کر دو ——— قرآن کہتا ہے کہ اس تمام اصلاح و دُرستی کا دارومدار دوٗ ایسی باتوں پر ہے جن کے سمجھنے کے لئے ارسطو یا ابن سینا کا فلسفہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ وہ دوٗ باتیں یہ ہیں۔ انسان ناجائز خواہشات کو چھوڑنے کے لئے نفس سے جنگ کرے اور اپنے آپ کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کرے۔ قرآن پاک کی تیس آیتوں میں پہلی بات کا اور دوٗ سو آیتوں میں دوسری بات کا ذکر ہے۔

——— السید رشید رضا مصری رحمہ اللہ تعالیٰ

مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور، پاکستان

ہدیہ ۲/۰ روپے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

ندیم احمد القاسمی

مسجدوں میں صفائی اور خوشبو کا حکم

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور و ان ینظف و یطیب۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا محلوں میں مسجدیں بنانے کا اور یہ بھی حکم دیا کہ ان کی صفائی کا اور خوشبو کا ضرور اہتمام کیا جائے۔

تشریح: جو محلے اور آبادیاں شہر یا قصبہ سے دور ہوں اس میں الگ الگ مسجدیں بنانی چاہیئیں۔ اور اس سے بھی زیادہ اہم کام ان کی صفائی کا ہے کہ جب تعمیر مکمل ہو جائے تو ان کو کوڑا کرکٹ اور ہر قسم کی آلودگی سے پاک و صاف رکھا جائے اور وقتاً فوقتاً ان میں خوشبو وغیرہ کا چھڑکاؤ بھی کیا جائے کیونکہ وہ اللہ کا گھر ہونے کی وجہ سے ان چیزوں کے اولیں مستحق ہیں۔

مسجد میں ظاہری نمود و نمائش ممنوع ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشدید المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیہود والنصاریٰ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے نہیں حکم دیا گیا ہے مسجدوں کے بلند و بالا و شاندار بنانے کا۔ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے توقع ہے کہ تم لوگ بھی یہود و نصاریٰ کی طرح اپنی مسجدوں کو آرائش و زیبائش سے مزیّن کروگے۔

تشریح: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد ما امرت بتشدید المساجد کا مطلب یہ ہے کہ مسجدوں میں ظاہری نمود و نمائش شان و شوکت اچھی بات نہیں بلکہ ان کے اندر سادگی ہی مناسب ہے اس کے آگے حضرت ابن عباس رض نے لوگوں کو مسجدوں کے بارے میں بے راہروی دیکھ کر یہ کہہ دیا کہ تم بھی مستقبل میں یہود و نصاریٰ کی طرح اپنی مساجد کو مزین کروگے۔ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ نے یہ بات بھی کسی موقع حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔

دونوں حدیثوں کا ... یہ ہے کہ مسجدوں و ہمیشہ ... و ستھرا رکھنا چاہئے اور ... تزئین نیز نقش و نگار ... بات کا خاص خیال ر... کہ حدیث نبوی کے خ... ہو۔ الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۳۰ شمارہ ۳۸

رئیس الادارہ
حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مجلس ادارت
مولانا محمد اجمل قادری
عبدالرشید انصاری
ظہیر میر ایڈووکیٹ
انتظار حسین اسعد قادری

بدل اشتراک

فی کاپی: ۲/۰ روپے

پاکستان میں بذریعہ ڈاک
سالانہ ۵۲ شمارے -/۸۰ روپے
ششماہی ۲۶ شمارے -/۴۵ روپے

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۰۵ھ

نقطۂ نظر



اکابرینِ
جمعیۃ علماء اسلام
کی خدمت میں التجا،
آپ پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے :۔

- تاریخ کی،
- بزرگوں کی مضطرب ارواح کو سکون پہنچانے کی،
- کارکنوں کے الجھے ہوئے ذہنوں کو سلجھانے کی،
- علماء کے وقار کو بحال کروانے کی،

خدارا اتحاد ہر حال میں قائم رکھیں کہ :۔
...سمجھوتہ
بہترین طلاق سے
ہزار درجے اچھا ہے۔

مجلسِ ذکر

اللہ والوں کی شان

امام الہدیٰ وارث اسلاف مرشد حق حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہٗ کے ارشادات

ضبط و ترتیب : ادارہ

الحمد للہ و کفیٰ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ : یاد رکھو ! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں نہ ڈر ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے ۔

(پ ۱۱ ۔ سورۃ یونس ۔ ع ۶)

یعنی اولیاء اللہ (اللہ کے دوستوں) کو آخرت میں اہوال محشر کا کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی دنیا چھوٹ جانے پر غمگین ہوں گے ۔

قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے ہماری نجات کے لئے بھیجا ہے ۔ اس پر جتنا ہم عمل کریں گے اتنی ہی ہماری سعادت ہے ۔ اللہ تعالےٰ کے دوست (ولی) کی پہچان ہے کہ جن کو دیکھنے سے خدا یاد آ جائے —— اولیاء اللہ ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں ۔ دنیا کے کسی نفع و نقصان کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی ۔ کوئی فکر و غم نہیں ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن پڑھنے اس پر عمل کرنے اور اولیاء اللہ کی صحبت نصیب فرمائے ۔ آمین !

لاہور میں سب سے بڑا میلہ چراغاں ہوتا ہے یہ ایک موسمی تہوار ہے ۔ وہاں لوگ گاتے بجاتے اور بھنگڑا ڈالتے ہیں ۔ اکبر بادشاہ کے زمانہ میں ایک مجذوب بزرگ حضرت شاہ حسینؒ تھے ۔ انہوں نے دس سال میں قرآن پاک یاد کیا ۔ دریا میں ساری ساری رات کھڑے ہوکر تلاوت فرماتے رہتے ۔ عشقِ خدا میں اتنے محو تھے کہ ان کو ظاہر کی خبر نہ تھی ۔ فرمایا کرتے تھے کہ سب فنا ہونے والا ہے صرف اللہ کی ذات باقی رہے گی اس لئے باقی ذات سے لو لگاؤ ۔ حضرت شاہ حسینؒ کو اپنے ظاہر کی ہوش نہ تھی ۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اللہ کے ذکر میں گذار دی ۔

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ وہاں گانا بجانا ، شور و شر اور دوسری خرافات ہوتی ہیں ۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ حضرت شاہ حسینؒ کی طرح اللہ کے ذکر میں دن رات گذاری جائے ۔ تلاوتِ قرآن پاک کی جائے ۔

حضرت لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہر مجذوب پاگل نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر پاگل مجذوب ہوتا ہے ۔ بعض اولیاء اللہ ظاہر سے پاگل لگتے ہیں لیکن باطن میں اُن کا اللہ کے ساتھ رابطہ ہوتا ہے ۔ دنیا سے بے خبر ایسے حضرات کو ذلیل نہ سمجھو اور نہ ہی ان کی بد دعا لو ۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتے ہیں کہ اس میں کیا راز چھپا ہوا ہے ۔

مسلمانوں پر شریعت کی رُو سے فرض ہے کہ ہم صرف اور صرف اسی کا اتباع کریں ۔ جس کی شکل و صورت اور عمل شریعت کے مطابق ہو ، جو عالمِ ربّانی ہو کتاب و سنّت کے مطابق اپنی زندگی گذارے اور علماء دین جس کی عزت و احترام کرتے ہوں ۔ اللہ والے ہر کام میں شریعت کا لحاظ رکھتے ہیں ۔ سنتِ رسولؐ پر ہمیشہ عمل کرتے ہیں ۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو سچا اور کھرا مسلمان بنائے اور صحیح قسم کے اہل اللہ کی صحبت و اتباع نصیب فرمائے ۔ آمین !

ایک حدیث ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں اور مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر رکھیں ۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جب جوتا پہنیں تو دایاں پاؤں پہلے پہنیں لیکن جب جُوتا اتاریں ۔ تو بایاں پاؤں پہلے اتاریں ۔

ظاہر میں دونوں حدیثیں ایک دوسرے کی ضد ہیں حضرت لاہوریؒ نے دونوں حدیثوں پر عمل فرمایا ہے مسجد میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں جوتے سے نکال کر جوتے پر رکھ لیتے اور پھر دایاں پاؤں نکال کر مسجد کے اندر رکھتے ۔ اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں نکال کر جوتے کے اوپر رکھ دیتے اور پھر دایاں پاؤں جوتے میں داخل فرماتے ۔

یہ تھا بزرگوں کا کمال ۔ وہ ہر قدم پر سنت نبویؐ کا خیال فرماتے —— اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا ذکر کرنے اور اپنے بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

ماں کی عظمت

ریاض احمد قادری

ماں کا رشتہ سب سے اونچا اللہ نے بنایا
ماں کے قدموں میں ہے جنت نبیؐ نے ہے فرمایا
ماں کی خدمت ماں کی طاعت لازم ہے ہم سب پہ
جس نے ماں کی خدمت نہ کی اس نے کچھ نہ پایا
تین حرف ہیں ماں کے لفظ کے تینوں حرف خدا کے
ماں کی رضا ہی سب کی رضا ہے بڑوں نے ہے فرمایا
ماں کے دل میں رب رہتا ہے اس کو نہیں ستاؤ
جس نے دکھ دیا ہے ماں کو اس نے چین نہ پایا
ماں کا لفظ ہے کتنا پیارا راحت کا ہے سامان
ماں کہنے سے راحت پائے جس نے غم ہو پایا
دین و دنیا سے جائے گا وہ انسان ہمیشہ
جس نے دنیا میں ماں کا رتبہ ہے جھٹلایا
کیسا حسیں ہے ماں کا تصوّر اس دنیا ظلماتی میں
بحرِ تلاطم میں اک نیّا ، جلتی دھوپ میں سایا
ریاضؔ بزرگوں کا کہنا یہ جھوٹ نہیں ہے ہرگز
اس دنیا کی جلتی دھوپ میں ماں ہے ٹھنڈی چھایا



نظر فریب تمدنی ترقی کی اللہ کے یہاں کوئی حقیقت نہیں

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم

بعد الحمد والصلوٰۃ :

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :—

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ ..... وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ـ

(صدق اللہ العلی العظیم)

محترم حضرات ! سورۂ طٰہٰ کی دو آیتیں آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں ۔ پہلے ترجمہ ملاحظہ فرمائیں ۔

"اور تو اپنی نظر ان چیزوں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے — اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر اور خود بھی اس پر قائم رہ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ، ہم تجھے روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے ۔"

(حضرت لاہوری قدس سرہٗ)

سورۃ کے مضامین

اس سورۃ کا بڑا حصّہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور فرعون کے واقعات پر مشتمل ہے ۔ فرعون جتنا خود سر بادشاہ تھا اس سے عام لوگ واقف ہیں —— قرآن کریم نے اس کا مقولہ نقل کیا ہے ۔ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى (نازعات : ۲۴) "پھر کہا کہ میں تمہارا سب سے برتر رب ہوں ۔" دعویٰ ربوبیت کے چکر میں اس نے کیا کچھ ظلم نہیں ڈھائے ۔ قرآن کی تصریحات ہیں کہ اس نے ہزاروں بچوں کو ذبح کرا دیا محض اس لئے کہ "موسیٰ علیہ السلام سے نجات حاصل ہو —— لیکن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو بچانا تھا بچایا ان کی تربیت فرعون کے گھر ہوئی ۔ موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے انہوں نے معاشرہ میں فرعون کے ظلم و ستم کو دیکھا ۔ مظلوم کی حمایت کے لئے آگے بڑھے اسی میں ان کے قتل کے منصوبے بننے لگے تا آنکہ وہ مصر سے نکل کر مدین تشریف لے گئے ۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں تسلّی دلائی ۔ دس برس وہاں رہ کر وہ واپس پلٹے اور انہیں نبوت سے سرفراز کیا گیا ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا گیا کہ آپ فرعون کے پاس جائیں اِنَّهٗ طَغٰى (وہ سرکش ہو گیا ہے) اس کی نصیحت اور ڈر کی غرض سے "قول لیّن" کی ہدایت کی گئی کہ نرمی سے بات کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی زیادتی اور ظلم کے سلسلہ میں عرض کیا تو ارشاد ہوا لَا تَخَافَا اِنَّنِيْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَ اَرٰى (طٰہٰ ۴۶) (ڈرو مت ، میں تمہارے ساتھ سنتا اور دیکھتا ہوں) حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں تشریف لے گئے اسے سمجھایا بجھایا وہ اپنی نالائقی اور بدبختی کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رب کائنات کے متعلق الجھنے لگا اور سوال کرنے لگا کہ تمہارا رب ہے کون ؟ —— حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ۔ رَبُّنَا الَّذِيْٓ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى (۵۰) "ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی صورت عطا کی پھر راہ دکھائی ۔" (حضرت لاہوریؒ کا حاشیہ ص ۵۰۱)

بات مزید آگے بڑھی ۔ جادوگروں سے مقابلہ ٹھہرا ۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ عطا فرمایا — جادوگروں پر راہِ ہدایت وا ہو گئی وہ ایمان لے آئے تو فرعون نے انہیں ڈرایا دھمکایا لیکن ایمان کی حقیقت ان کے قلوب میں رچ بس گئی ۔ وہ فرعون کو آنکھ دکھانے لگے اور کہا : (محض ترجمہ ملاحظہ فرمائیں) ۔

"کہا ہم تجھے ہرگز ترجیح نہ دیں گے ان کی کھلی ہوئی نشانیوں کے مقابلہ میں جو ہمارے پاس آ چکی ہیں اور نہ اس کے مقابلہ میں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے سو تُو کر گزر جو تجھے کرنا ہے ، تُو صرف اس دنیا کی زندگی پر حکم چلا سکتا ہے ۔ بے شک ہم اپنے رب پر ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے گناہ معاف کرے اور جو تُو نے ہم سے زبردستی جادو کرایا ، اور اللہ بہتر اور سدا باقی رہنے والا ہے ۔" (حضرت لاہوری قدس سرہٗ)

اس کے بعد پھر طور کے سفرؒ تورات کے ملنے کا ذکر ہے اور ان کے پیچھے قوم نے ۔ بچھڑے کی جس طرح پوجا کی اس گمراہی اور ضلالت کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا —— موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے تو انہوں نے جس طرح "سامری فتنے" کو دبایا اس کو قرآن حکیم نے بیان کیا ہے —— اسی واقعہ کے اختتام پر ہے :—

اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ، وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ـ (طٰہٰ : ۹۸)

تمہارا معبود ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ، اس کے علم میں سب چیز سما گئی ہے ۔" (حضرت لاہوریؒ)

اس کے بعد اللہ رب العزت فرماتے ہیں :۔

"ہم اسی طرح سے تجھے گذشتہ لوگوں کی کچھ خبریں سناتے ہیں اور ہم نے تجھے اپنے ہاں سے ایک نصیحت نامہ دیا ہے ۔"

اس "نصیحت نامہ" کے ذریعہ اللہ رب العزت نے ہدایت کا تمام سامان فراہم کیا ۔ درمیان میں کسی قدر قیامت اور پھر حضرت آدم علیہ السلام کا مختصر تذکرہ ہے ۔ ہبوط آدم کے متعلق جو بنیادی نصیحت ہے اس کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا گیا ہے کہ "جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہو گی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے ۔" اس نوع کی نصیحتیں ، تہدیدیں بیان کی گئیں —— اور اس کے بعد وہ آیات ہیں جن کو آپ نے ترجمہ سمیت ابتداء میں ملاحظہ فرمایا ۔

مادیت و روحانیت

ساری سورۃ کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ ایک طرف مادیت ہے جو اپنے پورے غرور و تمکنت کے ساتھ موجود ہے ، جاہ و جلال ہے ،

شیطنت ہے ، فتنہ انگیزی ہے۔ انسانیت پر ظلم ہے زیادتی ہے۔ دوسری طرف محض ایک موسیٰ علیہ السلام ہیں یا ان کے ساتھ ان کے بھائی ھارون علیہ السلام۔ کس مپرسی غربت سب کچھ ہے لیکن ان کی پشت پر صداقت ہے۔ زندگی کا واضح مقصد ہے ، ایک مشن ان کے پیشِ نظر ہے۔ اس مشن اور مقصد کے لئے وہ اعتماد علی اللہ کی دولت سے آگے بڑھتے ہیں تو تمدن کی فریب کاریوں کا شکار لوگ غرق ہو کر رہ جاتے ہیں اور صداقت و روحانیت کامیاب ہوتی ہے۔ اسی پس منظر میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ دنیاوی مال و متاع کی طرف نظر نہ دوڑائیں اللہ کی عبادت و بندگی کا سلسلہ قائم رکھیں ——— حضرت ؒ ان آیات پر فرماتے ہیں :۔

”اور دنیا کا ساز و سامان جو انہیں ملا ہوا ہے اس کا خیال نہ کریں۔ اس میں بھی ان کے لیے فتنہ ہے۔ مومنین کے لئے جو رزق اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے وہ بدرجہا بہتر اور باقی رہنے والا ہے ——— اور اپنے اہل و عیال کو یاد الہٰی کی رغبت دلائیں اور ان کے رزق کی فکر نہ کریں ، اس کے ہم ضامن ہیں۔ بالآخر فتح تقویٰ کی ہوگی۔ جس کے آپ حامل ہیں“۔

مولانا احمد سعید دہلوی ؒ فرماتے ہیں :۔

”یعنی منکرین کے مختلف طبقات کو جو ہم نے آزمانے کے لئے رونق اور عیش کے سامان دے رکھے ہیں ان پر نظر نہ دوڑائیے اور رونق کی تمنا کرتا اور للچائی ہوئی نظر نہ ڈالو۔ اور جو کچھ پروردگار نے دے رکھا ہے یا جو آخرت میں عطا ہونے والا ہے وہ آپ کے پروردگار کا عطیہ بدرجہا بہتر اور باقی رہنے والا ہے یعنی دائمی رونق اور عیش کے مقابلہ میں یہ سب کچھ بے حیثیت ہے اور نگاہ اٹھا کر دیکھنے کے قابل نہیں ہے ——— یہ اپنے پیغمبر کو فرمایا دوسروں کے سنانے کو ، ورنہ ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم نے کبھی کفار کے سامنے آرائش کو نگاہ بھر کے نہیں دیکھا۔ یعنی جو بات زیادہ اہم اور قابل توجہ ہے وہ تو نماز ہے۔ اپنے متعلقین سے بھی پڑھوائیے اور خود بھی پابند رہیئے کیونکہ خود ایک کام کو کرنا اور زبان سے دوسروں کو سمجھانا زیادہ مفید اور ابلغ ہے ہم آپ سے روزی نہیں طلب کرتے جس طرح دنیا کے آقا غلاموں کو روزی کمانے پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ آقا اور مالک روزی خود ہر ایک کو دیتا ہے وہ تو عبادت چاہتا ہے اور تمام مخلوق کو وہ خود روزی دیتا ہے ، اور انجام کار تقویٰ اور پرہیزگاری ہی کا بھلا ہے۔ اس لئے کافروں کی رونق پر توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت شاہ صاحب (شاہ عبدالقادر دہلوی قدس سرہٗ) فرماتے ہیں اور خاوند غلام سے روزی کمواتے ہیں۔ وہ خاوند بندگی چاہتا ہے روزی آپ دیتا ہے“۔

(کشف الرحمٰن ص ۵۱۲)

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی ؒ فرماتے ہیں :۔

”دنیا میں قسم قسم کے کافروں مثلاً یہود ، نصاریٰ ، مجوس ، مشرکین وغیرہ کو ہم نے عیش و تنعم کے جو سامان دئے ہیں ان کی طرف آپ کبھی آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھئے (جیسے اب تک نہیں دیکھا) یہ محض چندروزہ بہار ہے۔ جس کے ذریعہ ہم ان کا امتحان کرتے ہیں کہ کون احسان مانتا ہے اور کون سرکشی کرتا ہے۔ جو عظیم الشان دولت حق تعالےٰ نے (اے پیغمبر!) آپ کے لئے مقدر کی ہے ——— مثلاً قرآن کریم ، منصبِ رسالت ، فتوحاتِ عظیمہ ، رفع ذکر اور آخرت کے اعلیٰ ترین مراتب اس کے سامنے اِن فانی اور حقیر سامانوں کی کیا حقیقت ہے ؟ آپ کے حصّہ میں جو دولت آئی وہ ان کی دولتوں سے کہیں بہتر ہے اور بذاتِ خود یا اپنے اثر کے اعتبار سے ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ بہرحال آپ نہ ان کی تکذیب و اعراض سے مضطرب ہوں نہ ان کے ساز و سامان اور مال و دولت کی طرف نظر التفات اٹھائیں ——— غرض ہماری نماز سے اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ البتہ ہمارا فائدہ ہے کہ نماز کی برکت سے بے غائلہ روزی ملتی ہے...... اسی لئے اگر فرض نماز اور کسب معاش میں تعارض ہو تو اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتا کہ کسبِ معاش کے مقابلہ میں نماز ترک کر دو نماز بہرحال ادا کرنی ہے ، روزی پہنچانے والا وہ ہی خدا ہے جس کی نماز پڑھتے ہیں۔ الحاصل کسب معاش کے ان ذرائع کا اللہ تعالےٰ نے حکم نہیں دیا جو ادائے فرائض عبودیت میں مخل و مزاحم ہوں۔ انسان کو چاہیے کہ پرہیزگاری اختیار کرے انجام کار دیکھ لے گا کہ خدا کس طرح اس کی مدد کرتا ہے“۔

(تفسیر عثمانی ص ۴۱۶)

نتیجہ

آپ نے قرآنی آیات ، ان کا ترجمہ اور اس سلسلہ میں حضرات علماء کرام کے ارشادات ملاحظہ فرما لئے۔ بات بالکل صاف اور دو ٹوک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو فرائض عبودیت کی ادائیگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا کام بے نیاز رب کے دربار کی نیازمندی ہے ایسا رویّہ اختیار کرنا کہ انسان دنیا کا ہو کر رہ جائے حد درجہ کی رذالت اور بدبختی ہے۔ حضور علیہ السلام نے دنیا کو جیفہ (مردار) اور اس کے متلاشیوں کو کتّے سے تعبیر کیا ہے۔ حالانکہ انسان کو سبق یہ پڑھایا جا رہا ہے کہ نظر فریب تمدّن اور اس کی فریب کاریوں کے چکر میں پڑ کر اپنے آپ کو تباہی کے غار میں نہ گراؤ ، ان چیزوں کی طرف نظر بھی اٹھا کر نہ دیکھے۔ رہ گیا تمہاری ضروریات کا مسئلہ تو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ تمہارا رازق بھی ہے اور وہ تمہاری ضرورتوں سے غافل نہیں۔ وہ خود تمہیں نوازیگا۔

قرآن کریم کی ان ہدایات کی روشنی میں اپنے اعمال کا جائزہ لے کر سوچیں کہ ہم کس رُخ جا رہے ہیں ——— آج نہ نماز ہے نہ روزہ نہ خدا خوفی ہے نہ عبادت و بندگی۔ بس ہر آدمی دنیا کے چکر میں ہے جو کسی طرح بھی شرف انسانیت سے میل نہیں کھاتا ——— اللہ تعالےٰ اصلاح اعمال کی توفیق دے۔

بقیہ : حلال و حرام

بصیرت والا مومن ڈرتے ڈرتے دنیا لیتا ہے۔ پاس رکھتا ہے تو شکرانہ کے طور پر اور خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی رضامندی کے لئے۔

یحییٰ بن معاذ ؒ فرماتے ہیں کہ طاعت اللہ تعالےٰ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جس کی کنجی دعا ہے اور اس کے دندانے لقمۂ حلال ہے۔

آخر میں ربِّ قدوس کے دربار میں دعا ہے کہ ہمیں حرام کمانے کھانے سے بچا۔ اور حلال طیب کمانے کھانے کی توفیق عطا

کسبِ حلال و حرام

(انتظار حسین اسعد قادری)

طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

(الحدیث)

"حلال کی طلب فرض ہے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں پر"

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص اس بات کی پرواہ نہ کرے گا۔ جو کچھ اس نے حاصل کیا ہے حلال ذریعہ سے یا حرام ذریعہ سے"۔

ارشاد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ جس نے چالیس دن ایسی حلال روزی کھائی جس میں کچھ حرام نہ ملا ہو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو نور سے بھر دے گا اور حکمت کے چشمے اس کے دل سے جاری کر دیگا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال دیتا ہے۔ اور فرمایا کہ حلال روزی کھانے والے کی دعا قبول ہوتی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ جو حرام کھاتا ہے اس کی نہ فرض نماز قبول ہوتی ہے نہ سنّت۔

فرمایا۔ جس نے ایک کپڑا دس درہم دے کر لیا جن میں ایک درہم حرام ہے تو جب تک وہ کپڑا بدن پر رہے گا اس کی نماز قبول نہ ہو گی۔ اور فرمایا جو گوشت بدن پر حرام روزی سے پیدا ہوا ہو گا دوزخ کی آگ میں جلے گا۔

آپؐ نے فرمایا جو شخص گناہ کے طریق سے مال کماتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے یا صلۂ رحمی میں لگاتا ہے یا اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو یہ سب کچھ جمع کر کے آگ میں ڈال دیا جاتا ہے۔

حضرت عمرانؓ بن حصین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی آدمی کا حج و عمرہ، جہاد اور صدقہ، غلام آزاد کرنا یا مال خرچ کرنا قبول نہیں فرماتے جو سود کے مال سے ہو یا رشوت سے یا خیانت سے یا مال غنیمت کی یا کسی دوسرے مال کی چوری سے ہو۔ فرمایا جو

فرمایا۔ جو شخص روزگار حلال کی تلاش کرتے ہوئے مرگیا وہ بخشا جائے گا۔

طلبِ حلال گناہوں کا کفّارہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہت سے گناہ ایسے ہیں کہ ان کا کفارہ نہ نماز سے ہوتا ہے نہ روزہ سے اور نہ حج سے نہ عمرہ سے بلکہ کسبِ معاش کے سلسلہ میں جو تکلیفیں اور رنج اس کو پہنچتے ہیں ان گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

رزقِ حلال کی برکات

انسان کے اعمال و اخلاق میں رزقِ حلال کو بہت بڑا دخل ہے۔ جس طرح صاف ستھری غذا سے جسمانی صحت برقرار رہتی ہے اور گندی سڑی غذا سے جسمانی امراض پیدا ہوتے ہیں اسی طرح حلال اور پاکیزہ چیزوں کے کھانے سے اخلاقی صحت و قوت بڑھتی ہے اور ایک خاص نور اور آخرت کی فکر پیدا ہوتی ہے، عبادت میں دل لگتا ہے، گناہ سے دل گھبراتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے۔

رزقِ حلال کی نورانیت کا واقعہ

ایک بار امام شافعیؒ اپنے شاگرد امام احمدؒ کے گھر تشریف لے گئے۔ امام احمدؒ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا یہ میرے استاد ہیں جو علم و فضل اور تقوےٰ میں یگانہ روزگار ہیں چنانچہ صاحبزادی نے بہت ہی لذیذ اور عمدہ کھانا تیار کیا اور حضرت امام شافعیؒ کی خدمت میں شام کے وقت پیش کیا۔ امام شافعیؒ نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ رات کو جب امام شافعیؒ سونے کے لئے بیٹھے تو صاحبزادی نے پانی کا لوٹا بھر کر تہجّد کی نماز کے لئے چارپائی کے پاس رکھ دیا اور خود تمام رات امام شافعیؒ کی عبادت اور معمولات کا جائزہ لیتی رہی۔ صبح کو جب صاحبزادی نے لوٹا بھرا ہوا پایا تو والد ماجد کی خدمت میں امام شافعیؒ کے متعلق اپنے یہ شبہات پیش کئے ایک تو یہ کہ انہوں نے خلاف سنّت شکم سیر ہو کر کھانا کھایا دوسرا یہ کہ نماز تہجد کے لئے بھی نہیں اٹھے اور تیسرا یہ کہ بلا تجدید وضو نماز صبح پڑھنے کے لئے مسجد کو تشریف لے گئے۔ چنانچہ امام احمدؒ نے صاحبزادی کے شبہات امام شافعیؒ کی خدمت میں پیش کئے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا صاحبزادی بھی اپنے قول میں سچّی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ حدیث پاک میں ہے حلال سے نورانیت بڑھتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے گھر کا کھانا سب سے زیادہ حلال اور طیّب ہے اس لئے میں نے زیادہ کھانے کی کوشش کی تاکہ نورانیت بڑھے۔ اور رات کو سوتے وقت مجھے ایک حدیث یاد آگئی تو میں نے اس سے مسائل مستنبط کرنے شروع کر دئے حتیٰ کہ صبح کی اذان ہو گئی تو اس وقت تک میں سو مسئلے مستنبط کر چکا تھا اور میرا وضو بھی بدستور قائم تھا اس لئے صبح کو نماز کے لئے تجدید وضو کی ضرورت نہ رہی۔

امام احمدؒ نے اپنی صاحبزادی سے یہ حقیقت حال بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ بیٹی! ان لوگوں کو خدا نے دوسرے ہی کام کے لئے پیدا کیا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ

جس طرح اسلام نے حلال کمانے کی تاکید کی بلکہ اسے فرض قرار دیا۔ اسی طرح اس نے حرام سے بچنے کی بھی اسی طرح تاکید کی ہے۔

لقمۂ حرام چالیس دن تک عمل قبول نہیں ہونے دیتا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو بندہ حرام لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے چالیس دن تک کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا اور جو جسم حرام مال سے پرورش

پائے آگ اس کے لئے بہتر ہے۔

حرام مال

حرام جگہ پر ہی خرچ ہوتا ہے

حضرت ملّا علی قاریؒ الباری اپنے شیخ عارف باللہ علی متقیؒ سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک نکوکار متقی شخص کا دو بار کرتا تھا اور اپنی آمدنی سے ایک تہائی خرچ کر دیتا تھا اور ایک تہائی کو اپنی ضروریات پر خرچ کرتا تھا اور ایک تہائی کو اپنے کاروبار کی ترقی پر صرف کرتا تھا پس ایک دنیادار متمول اس نکوکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا حضرت! میں کچھ صدقہ دینا چاہتا ہوں آپ مجھے کسی مستحق کا پتہ بتلائیں تو اس بزرگ نے فرمایا پہلے تو مال کو حلال طریقہ سے حاصل کرو۔ پھر خرچ کرنے کی فکر کرو۔ وہ مالِ حلال خود بخود صحیح مصرف میں خرچ ہو جائے گا — مگر اس دنیا دار نے بار بار اصرار کیا کہ کسی مستحق کی رہنمائی فرمائیں تو اس نیکوکار نے کہا یہاں سے چل اور راستہ میں بوقت ملاقات جس شخص کی طرف تیرا دل مائل ہو اس کو خیرات دے دو —

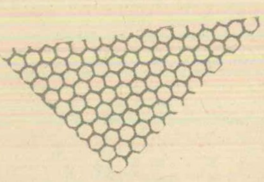
چنانچہ اس دنیادار کی راستہ میں ایک بوڑھے نابینا فقیر سے ملاقات ہوئی اور وہ صدقہ اس کو دے دیا۔ پس دوسرے دن اس دنیادار کا گذر ہوا تو کیا دیکھتا ہے وہی بوڑھا نابینا فقیر اپنے ہمنشین سے کہہ رہا تھا مجھے کل گذرتے ہوئے ایک شخص نے اتنی رقم دی تھی اور اس رقم سے میں نے گزشتہ رات فلاں رنڈی کے پاس شراب نوشی میں گذاری۔ پس وہ دنیا دار شخص شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور داستان سنائی تو اس نیکوکار بزرگ نے اپنی کمائی کا ایک درہم اس دنیا دار کے حوالے کیا اور فرمایا جب تو گھر سے نکلے اور تیری پہلی نگاہ جس شخص پر پڑے یہ درہم اس کو دے دینا۔ جب وہ دنیا دار نکلا تو اس نے ایک اچھی پوزیشن والے شخص کو دیکھا جس پر تونگری کے آثار نظر آتے تھے تو اس نے وہ درہم اس شخص کے حوالے کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کی لیکن شیخ کے حکم کی تعمیل میں اس کو دے ہی دیا۔ جب وہ شخص صدقہ لے کر واپس ہوا تو مالدار بھی اس کے پیچھے چلنے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک جگہ میں ایک طرف داخل ہو کر دوسری طرف نکل گیا ہے، تو مالدار بھی ویران جگہ میں داخل ہوا تو وہاں اس نے ایک مردار کبوتر پڑا ہوا پایا۔ پھر اس شخص کے تعاقب میں چلا اور اس کے شہر میں پہنچا اور اس سے حلفیہ طور پر حقیقت حال دریافت کی اس نے کہا میرے چھوٹے چھوٹے بچے شدت بھوک سے مضطرب تھے میں نے ان کی بے تابی کی وجہ سے ان کی خوراک کی تلاش میں نکلا۔ بجز مردار کبوتر کے اور کچھ دستیاب نہ ہوا وہ لے کر میں چلا۔ جب آپ نے مجھے درہم دیا تو میں نے جا کر اس مردار کبوتر کو حاصل کردہ جگہ پر رکھ دیا۔

سبحان اللہ! رزق حلال نے حرام خوری سے بچا لیا اور حرام مال نے اندھے کو بھی گناہ میں مبتلا کر دیا۔ العیاذ باللہ!

مومن اور منافق کی دنیا

کسی دانا کا قول ہے کہ منافق جو کچھ دنیا جمع کرتا ہے پوری حرص کے ساتھ اور شک کی وجہ سے خرچ نہیں کرتا اگر کبھی کرتا ہے تو ریاکاری کے ساتھ اور

اتحادِ اسلام



عبدالمجید کھوکھر
جتوئی

یوں تو ہر دَور میں ہر گروہ، قبیلہ یا قوم کی زندگی کا انحصار اس بات پر رہا ہے کہ وہ کس قدر، متحد مضبوط اور طاقتور ہے۔ مگر موجودہ دَور میں تو اتحاد کی اہمیت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اس کے بغیر دنیا میں زندہ رہنے کا تصور ہی نہیں ہو سکتا۔ کرّۂ ارض پر اب جتنی اقوام آباد ہیں وہ اپنی اپنی برادری، پارٹی، گروہوں یا بلاک میں تقسیم ہو کر متحد ہو چکی ہیں اقتصادی طور پر اس وقت پہلی دنیا دوسری اور تیسری دنیا کی اصطلاح استعمال ہو رہی ہے۔ پہلی دنیا سے مراد پوری ترقی یافتہ اقوام ہیں۔ دوسری دنیا کمیونسٹ اور سوشلسٹ ممالک پر مشتمل ہے تیسری دنیا میں افریقی، ایشیائی، غیر ترقی یافتہ اقوام اور غیر متحد اقوام شمار کی جاتی ہیں۔ دفاعی لحاظ سے پہلی دنیا میثاق نیٹو میں متحد ہو چکی ہے جبکہ دوسری دنیا میثاق وارسا کا مضبوط حصار بنا چکی ہے۔ تیسری دنیا کا کوئی میثاق ہے نہ اتحاد اور نہ دفاعی معاہدہ ہے۔ یہ تھرڈ کلاس دنیا فرسٹ کلاس اور سیکنڈ دنیا کے "تناور درخت کے سایۂ عاطفت میں بے کیف و سرور زیست کے لمحات گزار رہی ہے۔ نظریاتی طور پر دنیا دو واضح حصوں میں منقسم ہے۔ مسلم دنیا اور غیر مسلم دنیا۔ عربی کا مقولہ۔ اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ" اسی امر کی نشاندہی کر رہا ہے۔

موجودہ دَور میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ جب کبھی مسلم اور غیر مسلم ممالک میں چپقلش ہوتی ہے تو پوری غیر مسلم دنیا غیر مسلم ملک کی حمایت و پشت پناہی کرتی ہے اور مسلم ممالک کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اگر کچھ ممالک انصاف پسند ہیں بھی تو صرف اتنا کہ جارح کی مذمت تو نہیں کرتے البتہ خاموشی اختیار کر لیتے ہیں گویا جارحیت اور ظلم کو روا سمجھتے ہیں۔ اس کی مثال عرب ممالک پر اسرائیلی جارحیت اور فلسطینی مظلومیت ہے۔ جب اسرائیل چاہتا ہے کسی عرب ملک پر چڑھ دوڑتا ہے۔ ریگ زار عرب کو مسلمانوں کے خون سے لالہ زار بنا دیتا ہے۔ دنیا کے دیگر حصوں میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے، وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے مختصراً یہ کہ ہر جگہ مسلمانوں کا خون پانی سے زیادہ ارزاں ہو کر بے دریغ بہہ رہا ہے۔ ان کے شہر کھنڈروں میں تبدیل ہو رہے ہیں ان کی آبادیاں ویرانے بن رہے ہیں۔

ان مخدوش حالات میں مسلمان جو خوف و ہراس کی زندگی بسر کر رہے ہیں "علاج اس کا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں؟" ہاں اس مرض کا علاج ہے اس درد کا درماں ہے۔ کتاب اللہ میں غور خوض اور اللہ کے حکم کی پیروی۔ فرمایا۔ وَاِنَّ ھٰذِہٖ اُمَّتُکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّ اَنَا

رَبُّکُمْ فَاتَّقُوْنَ ۔(اے میرے رسولؐ) یہ تیری امت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں ۔ مجھ سے ڈرو۔

اگر ہم موجودہ دور کی گروہ بندی اور فرقہ بندی کو ختم کرکے پھر ملّتِ واحدہ بن جائیں اور اللہ سے ڈریں تو یقیناً ہم دنیا کی بہترین طاقت اور تیسرا بلاک بن سکتے ہیں ۔ پھر اس دنیا میں زندہ رہنے کے علاوہ دنیا کی مکمل تباہی اور انسانیت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے تو لازمی ہے کہ ایک تیسری طاقت یا تیسرا بلاک معرضِ وجود میں آجائے ۔اگر اسلامی دنیا متحد نہ ہوئی، اگر اسلامی بلاک کے قیام میں دیر ہو گئی تو نہ معلوم دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی ۔

جب ہم مسلمان متحد تھے۔ کل مسلمۃ اِخوۃ کے نظریے پر عمل پیرا تھے تو دنیا کے تین چوتھائی حصہ میں اسلام کی روشنی پھیل گئی تھی۔ امن و سکون کا دور دورہ تھا۔ دنیا کی اصلاح ہو رہی تھی اور انسانیت فلاح پا رہی تھی۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد مسلمان آپس میں دست و گریبان ہو گئے۔ پہلے اسلام کو دو حصوں دین و دنیا میں تقسیم کیا۔ دین کو مسجد کی تولیت، منبر و محراب کی خطابت اور نماز کی امامت تک محدود کر دیا۔ دنیا کو خلافت، بادشاہت، سیاست اور نظام مملکت سے عبارت کر دیا۔ پھر ایک دین کے فرقے بن گئے اور ایک سلطنت کے کئی ممالک بن گئے فتقطّعوا امرھم بینھم زبرًا ۔ دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ نتیجہ مسلمانوں کا زوال اور موجودہ زبوں حالی نکلا۔ ساتویں صدی ہجری سے ہم صید زبیدہ و زخم خوردہ ہیں اور صیاد تیر و کمان بدست ہمارے عقب میں ہے۔ تیر نشانے پر بیٹھ رہے ہیں۔ اسلامی جسم کو زخمی کر رہے ہیں۔ ہم افتاں و خیزاں، تہی دست شمشیر و سناں، فریاد کناں رواں دواں ہیں مگر کوئی فریاد نہیں سنتا، کوئی داد رسی نہیں کرتا ؎

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

مگر زخم خوردہ خوں گشتہ ملّت میں ابھی رمق باقی ہے۔ اگرچہ بیگانوں کی ضرب ہائے کاری نے، اپنوں کی جعفر صادق عیاری نے ملت اسلامیہ کو مردہ و افسردہ کر دیا ہے مگر اس کی خاکستر میں دبی ہوئی چنگاری اپنی موجودگی کا پتہ دیتی ہے۔ عالم اسلام صدیوں کی غلامی کے بعد آزادی حاصل کر چکا ہے۔ تھوڑے بہت مسلم آبادی کے خطّے بھی آزادی کی نعمت سے بہرہ ور ہونے والے ہیں۔ سربراہانِ اسلامی ممالک اتحاد کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ زندگی کے مختلف شعبوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا جا رہا ہے۔ اور اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عالم اسلام اپنی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنے کے لئے متحد ہونے والا یعنی علامہ اقبال کا خواب ؎

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

شرمندۂ تعبیر ہونے والا ہے ۔

جہاں موجودہ حکومت اتحاد اسلام اور اسلامی دنیا کی امداد و اعانت کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہے وہاں ہم سب کو چاہئے کہ اندرونِ ملک میں بھی دینی فرقہ بندی اور سیاسی گروہ بندی کو ترک کر دیں ۔ کُلُّ مُسْلِمٍ اِخْوَۃٌ کے نظریے پر عمل پیرا ہوں ۔ اس وقت سیاسی گروہ بندی تو عملاً

ختم ہو چکی ہے البتہ مذہبی فرقہ بندی کو ختم ہونا چاہئے ہماری فرقہ بندی اس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم نماز کے لئے مسجد کا رُخ کرتے ہیں ۔ وضو کرتے وقت ہم دو فرقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں ۔ پھر اذان سنائی دیتی ہے ۔ ایک دور وہ بھی تھا جب مومن کی اذان سنائی دیتی تھی تو کفر و شرک و بدعت لرزہ براندام ہو جاتے تھے ۔ علامہ اقبال نے فرمایا ہے ؎

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

مگر وہ اس دور کے مومن کی اذان تھی جو مسلمانوں کو اتحاد و اجتماع کا پیغام دیتی تھی ۔ اب یہ تیری اور میری اذان سنائی دیتی ہے اور بعض جگہوں پر چار قسم کی اذان کہی جاتی ہے۔ اسی طرح مساجد میں تین چار طرح سے نماز ادا کی جاتی ہے۔ غرض ہر ایک نے اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا رکھی ہے۔ اپنی اپنی مسجد، اپنا اپنا وعظ ہے اپنا اپنا سپیکر، اپنا اپنا راگ ہے۔ مساجد کی انتظامیہ، مساجد کے ائمہ کرام، مساجد کے خطیب حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اتحاد اسلام کی مساعیٔ جمیلہ میں تعاون کریں۔ اللہ رحیم و کریم کا حکم ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى (اور تم نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں تعاون کرو) علماء دین آپس میں مل بیٹھیں ۔ ایک اسلام اور اتحاد کے لئے غور و فکر کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم ایک مسلک، ایک مذہب اور ایک دین پر متحد نہ ہو سکیں۔ ہمارا کلمہ ایک ہو، ہمارا وضو ایک جیسا ہو، ہماری اذان ایک جیسی ہو اور ایک ہی مقررہ وقت میں کہی جائے۔ ہماری نمازیں رکعتوں کی تعداد ایک ہو، ہم ایک ہی طریقہ سے نماز ادا کریں۔

مسلمانوں میں اخوت و اتحاد پیدا کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ چاروں مکتبِ فکر دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث کے تین یا چار چار جیّد علماء کی ایک "انجمن اتحاد اسلام" معرضِ وجود میں آجائے۔ یہ انجمن کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کی روشنی میں مسلمانوں کو مذہبی طور پر متحد کرنے کا فریضہ انجام دے ؎

بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر ملّت میں گم ہو جا
نہ ایرانی رہے باقی نہ افغانی نہ تورانی

دین کے اس شعبے میں مسلمانوں کو متحد کرنا بڑا کٹھن کام ہے۔ صدیوں سے فرقہ بندی کی ماری ہوئی قوم کی رگوں میں اتحاد و اخوّت کا خونِ ناب پیدا کرنا کچھ آسان نہیں مگر صبر و ثبات، صمیم قلب اور خلوص نیت کے ساتھ عمل کیا جائے تو ہر مشکل کا آسان ہونا یقینی ہے۔ جب اللہ کے حکم کے مطابق ہم پھر ملتِ واحدہ بننے کی راہ پر گامزن ہوں گے، اللہ کے منشاء و رضا کو پورا کرنے کے لئے اس کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں گے تو یقیناً اللہ کی رحمت و نصرت ہمارے ساتھ ہو گی ملک میں اتحاد اسلام کی راہ ہموار کرنے اور سازگار فضا پیدا کرنے میں مساجد کے خطیب اور ائمہ کرام ایک دوسرے کے مسلک پر کیچڑ اچھالنے اور طعن و تشنیع کرنے پر احتراز کریں بلکہ ایک دوسرے کو کلمات خیر سے مخاطب کریں ؎

بتانِ فرقہ بندی توڑ کر وحدت میں گم ہو جا
صوفی و حنفی رہے باقی نہ شیعہ و وہابی

مرسلہ: حافظ محمد الیاس بندھانی

درُودشریف کی فضیلت

(اقتباس از زاد السعید و مجموعہ درود شریف (حضرت تھانوی رحؒ)

درود شریف پڑھنے کا امر و حکم

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رسول اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھو"۔

حدیث شریف میں ہے۔ فرمایا نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش ہوتا ہے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبانؒ)

ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ پر درود کثرت سے پڑھا کرو کہ وہ تمہارے لئے موجب پاکی ہے۔ (ابو یعلیٰ موصلی)

ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیئے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (نسائی۔ معجم اوسط طبرانی، ابویعلی موصلی، مسند امام احمد)

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درود پڑھا کرو مجھ پر، تمہارا درود مجھ کو پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو"۔ (روایت کیا اس کو نسائی نے)

تارکِ درود پر زجر اور وعید

حدیث شریف میں ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس مجلس میں اللہ تعالےٰ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ ہو قیامت کے روز وہ مجلس ان لوگوں کے حق میں باعث حسرت ہوگی گو ثواب کے لئے جنّت ہی میں داخل ہو جاویں۔ (ابن حبانؒ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ اس کے روبرو میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی، ابن حبان)

اور ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملیامیٹ ہو جاوے وہ شخص کہ اس کے روبرو میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (ترمذی)

ابن ماجہ نے بسند حسن اور حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی بھُول گیا مجھ پر درود بھیجنا بہک گیا وہ راہِ جنّت سے"۔ (فضائل درود و سلام)

فضائل درود شریف

سب سے بڑھ کر تو فضیلت اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود صلوٰۃ کی نسبت اپنی اور اپنے اور ملائکہ کی طرف فرمائی ہے چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔ "بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر، اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو"۔

ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ قیامت کے روز میرے ساتھ اس کو قرب ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درُود پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن حبان)

ارشاد فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کئے ہوئے بہت سے فرشتے اسی کام کے لئے ہیں کہ سیّاحی کرتے رہتے ہیں اور جو شخص میری امت میں سلام بھیجتا ہے اس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں۔ (نسائی، ابن حبان، مصنف ابن ابی شیبہ)

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مَیں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملا۔ انہوں نے مجھ کو خوشخبری سنائی کہ پروردگار عالم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپؐ پر درود بھیجے گا مَیں اس پر رحمت بھیجوں گا اور جو شخص آپؐ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ مَیں نے یہ سن کر سجدۂ شکر ادا کیا۔ (صحیح المستدرک للحاکم)

اور ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائینگے اور اس کے دس گناہ معاف ہوں گے اور اس کے دس درجے بڑھیں گے۔ اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی (نسائی، معجم کبیر طبرانی)

اور ایک روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستّر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لئے ستّر بار دعا کرتے ہیں۔

کعب الاحبار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تم کو پیاس نہ لگے۔ عرض کیا ہاں، ارشاد ہوُا کہ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی کثرت کیا کرو۔ (روایت کیا اس کو اصبانی نے۔ حاشیۃ الحزب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (روایت کیا اس کو دیلمی نے، حاشیہ الحزب)

دُرِمختار میں اصبانی سے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر درود پڑھے اور وہ قبول ہو جاوے تو اسّی سال کے گناہ اس کے محو ہو جاتے ہیں۔

شفا میں ہے کہ ارشاد فرمایا نبی آخر الزمان حضرت محمّد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتہ اس درود کو لے کر مجھ تک پہنچاتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں ایسا ایسا کہتا ہے یعنی اس طرح درود بھیجتا ہے۔ (فضائل درود و سلام)

امام احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ اب اختیار ہے خواہ کم درود بھیجو مجھ پر یا زیادہ۔ مقصود یہ ہے کہ درود بکثرت پڑھنا چاہئے (فضائل درود و سلام)

طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص درود بھیجے مجھ پر کسی کتاب میں، فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا۔ (فضائل درود و سلام)

سنا نہ کسی دل پر گذرا (گلشن جنت)

دلائل الخیرات کی وجۂ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور کوئی ڈول رسّی نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنوئیں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک اُبل آیا۔ مؤلف نے حیران ہو کر اس کی وجہ پوچھی اس لڑکی نے کہا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد بیان کرتے ہیں کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں سے ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس واقعے کو بیان کیا۔ ارشاد فرمایا۔ یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

ابو ذرعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا، کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اس سے اس درجے کے حصول کا سبب پوچھا اس نے کہا "میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا میں درود لکھتا تھا اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ (فضائل درود و سلام)

شیخ ابن حجر مکی رحؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود شریف عدد معین کر کے پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود بہت پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا۔ آپؐ نے اس کے رخسار پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔ (فضائل درود و سلام)

شیخ ابن حجر مکی رحؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا۔ اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخش دیا اور جنّت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا پس شمار درود کا زیادہ نکلا حق تعالےٰ نے فرمایا۔ اتنا بس ہے اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ۔

مسائل متعلقہ درود شریف

اگر ایک مجلس میں کئی بار آپؐ کا نام پاک ذکر کیا جائے طحاوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے۔

نماز میں بجز تشہد آخیر کے دوسرے ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے (درمختار)

جب خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے۔ یا خطیب یہ آیت پڑھے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ اپنے دل میں بلا جنبش زبان کے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ (دُرِ مختار)

بے وضو درود شریف پڑھنا جائز ہے اور با وضو نورٌ علیٰ نور ہے۔

مواقع درود شریف

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے اس کی سو حاجتیں پوری کی جاویں تیس دنیا کی باقی آخرت کی ــــ (فضائل درود و سلام)

طبرانی نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر درود بھیجے اور شام کو دس بار، قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت ہوگی ــــ (فضائل درود و سلام)

ابو حفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ہزار مرتبہ درود پڑھے، نہ مرے گا جب تک کہ اپنی جگہ جنّت میں نہ دیکھ لے گا (سعایہ)

دیلمیؒ نے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پاوے گا جو دنیا میں مجھ پر درود زیادہ بھیجتا ہوگا۔ (سعایہ)

درود شریف کے خواص

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رُکی رہتی ہیں جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل پر درود نہ پڑھو ــــ (معجم، اوسط طبرانی)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان و زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھو۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا۔ اس کا پاؤں سو گیا آپؐ نے فرمایا جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لے۔ اس نے کہا۔ محمّد، (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اسی وقت سُن اُتر گئی۔ (حدیث موقوف)

ابو موسیٰ مدینی نے بسند ضعیف روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ مجھ پر درود بھیجو وہ چیز یاد آ جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ (فضائل درود و سلام)

مواہب لدُنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان پر رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائیگا وہ مومن کہے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپؐ فرماویں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔

بعض رسائل میں عبیداللہ بن عمر قواریر سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مر گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا اس نے کہا۔ میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور لکھتا۔ خدا تعالےٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے

جب نام مبارک زبان پر یا کان میں آئے جیسا کہ مسائل میں گذرا۔

جب کسی مجلس میں بیٹھے تو اٹھنے سے پہلے درود شریف پڑھ لے۔

دعا کے اوّل و آخر میں پڑھے۔

مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں یہ پڑھنا آیا ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (فضائل درود وسلام)

بعد اذان کے۔ مسلم اور ترمذی میں ہے کہ درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مانگے آپ کے لئے وسیلہ اللہ تعالیٰ سے۔ (فضائل درود و سلام)

بوقت وضو۔ ابن ماجہ میں ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نہیں وضو ہوتا اس شخص کا جو صلوٰۃ نہ بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ یعنی پورا ثواب نہیں ملتا۔ (فضائل درود و سلام)

ابتدائے رسائل و کتب میں بعد بسم اللہ اور حمد کے درود و سلام لکھنا۔ ابن حجر مکی رح نے لکھا ہے کہ یہ رسم امام الامت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفۂ اول کے زمانہ میں جاری ہوئی خود انہوں نے اپنے خطوط میں اسی طرح لکھا۔ (فضائل درود و سلام)

آداب متفرقہ متعلقہ درود شریف

جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ و سلام بھی لکھے یعنی صلی اللہ علیہ وسلم پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف (ﷺ) یا (صلعم) پر اکتفا نہ کرے (فضائل درود وسلام)

ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور بسبب بُخل کاغذ کے نام مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا اس کے سیدھے ہاتھ کو مرض آکلہ عارض ہوا یعنی اس کا ہاتھ گل گیا۔

شیخ ابن حجر مکی رح نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ پر اکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلّم میں چار حروف ہیں ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب۔ لہذا وسلّم میں چالیس نیکیاں ہوئیں۔

درود شریف پڑھنے والے کو مناسب ہے کہ بدن اور کپڑا پاک و صاف رکھے۔

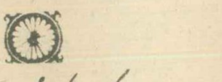
آپؐ کے نام مبارک سے پہلے سَیّدنَا بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ (در مختار)



—فرمایا—

حضرت لاہوری رح

— نے —



- نیک کمائی سے نیک صلاحیت پیدا ہوتی ہے جس کی غذا گندی اس کے ضمیر کی آواز بھی گندگی سے آلودہ ہوگی۔ جس طرح لاہور کی گندی سبزی پسند نہیں کی جاتی اسی طرح اس سے بھی لوگ نفرت کریں گے۔
- ایمان کی منڈیاں مسجدیں ہیں۔
- خدا کے قانون کی مخالفت کرنے والے غدّار ہیں۔
- مرنے سے پہلے ہی مر جاؤ اسی میں خیر ہے۔

مرسلہ:
ندیم احمد القاسمی

اسلام اور سائنس

ہمارے یہاں اکثر سوال کیا جاتا ہے کہ کیا سائنس اور اسلام میں کوئی ربط ہے یا ان دونوں میں باہم تضاد ہے؟

اس کے لئے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ اسلام کیا ہے؟ اور سائنس سے کیا مراد ہے؟

اسلام کیا ہے؟

اسلام دین حق ہے اس کی تعلیمات میں ایسی کوئی بات نہیں جو فطرت کے منافی ہو۔ اسلام نام ہے اللہ کی منشاء کے مطابق زندگی بسر کرنے کا، جس سے آخرت میں تو نیک اجر ملے گا ہی، اس سے دنیا میں بھی بڑے خوشگوار نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ اسلام کا پیغام ہے اس کائنات کو مسخّر کرنے کا، نہ اس کے آگے سر جھکانے کا۔ اسلام نام ہے غور و فکر کرنے اور اللہ تعالےٰ کے اٹل قوانین کی اتباع کا۔

سائنس سے کیا مراد ہے؟

سائنس نام ہے ان حقائق کے مجموعے کا جو مشاہدات اور تجربات کی کسوٹی پر پرکھ کر حاصل کئے جائیں۔ یہ سائنس ہی ہے، جو ہمیں بتلاتی ہے کہ ہمارے لئے کیا مفید ہے اور کیا ضرر رساں ہے ہم سائنس کے ذریعے ہی قانونِ خداوندی کا مطالعہ کرتے ہیں جو پوری کائنات پر جاری و ساری ہے اگر ہم اسلام اور سائنس کی مندرجہ بالا تعریفوں کو سمجھ لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ جو اسلام کا مطمحِ نظر ہے وہی سائنس کا گوہرِ مقصود ہے۔ اس حقیقت کا ثبوت اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید ہے جس میں جگہ جگہ علم و حکمت کے اصول اور غور و فکر پر زور دیا گیا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

۱۔ آپؐ کہہ دیجئے مشاہدہ کرو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے
۲۔ کیا تم مشاہدہ نہیں کرتے۔
۳۔ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے
۴۔ کیا تم تدبّر نہیں کرتے؟
۵۔ خدا تعالےٰ کی نظر میں بدترین مخلوق وہ لوگ ہیں جو گونگے بہرے ہیں اور عقل سے کام نہیں لیتے۔ کائنات کی پستیوں اور بلندیوں (ارض و سماوات) میں جو کچھ ہے خدا نے سب کو تمہارے لئے مسخّر کر رکھا ہے اس میں ان لوگوں کے لئے جو غور و فکر سے کام لیں بڑی نشانیاں ہیں۔" (القرآن ۱۳ : ۴۵) وغیرہ

پوری اسلامی تعلیمات گواہ ہے کہ سائنس اور اسلام دو متضاد راہیں نہیں بلکہ اسلام اور سائنس دو ایسے رفیق ہیں جنہوں نے ہمیشہ ایک دوسرے کی تائید کی ہے۔

اسلام نے سائنس کو کیا دیا؟

اسلام سے قبل دنیا کی جو حالت تھی اس سے کون آشنا نہیں، توہم پرستی، بت پرستی اور

مظاہر پرستی عام تھی، حصولِ علم پر قدغنیں تھیں، سائنسدانوں کو موت کی سزائیں دی جاتی تھیں، فلاسفرز کا مقاطعہ کیا جاتا تھا لیکن اسلام نے ابتدائے وحی سے ہی اکتسابِ علم کی دعوت دی۔ بت پرستی، توہم پرستی اور مظاہر پرستی کو ممنوع قرار دیا۔ اس کی جگہ علم و حکمت والے دین کی بنیاد رکھ دی۔

میکسین کاہن اپنی کتاب "پریکٹس آف میڈیسن" میں اسلام سے پہلے زمانہ کا کس قدر صحیح نقشہ کھینچتا ہے:

"دورِ قبل از عیسائیت کے تمام علوم بھلا دیے گئے۔ پادریوں نے قدیم یونان و روم کے مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والوں کی ہمیشہ حوصلہ شکنی کی۔ کلیسا اُن کے فنون لطیفہ کو، ان کے علمی مقالوں اور فلسفہ کو، ان کے علوم اور نظریات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ علم و حکمت کو شیطان کا جال سمجھتا تھا۔ زیادہ علم حاصل کرنا ایک خطرناک بات سمجھی جاتی تھی۔"

دوسری طرف مسلمان تھے جنہوں نے سائنس میں انقلاب برپا کر دیا۔ جب وہ بھول گئے تو یورپ نے مسلمانوں کی محنت شاقہ پر غاصبانہ قبضہ کر لیا۔ رابرٹ بریفالٹ کس طرح حقیقت کا انکشاف کرتا ہے:

"مسلمانوں کی ہر وہ دریافت اور ایجاد اُس یورپی سائنسدان کی طرف منسوب کر دی گئی جس نے سب سے پہلے یورپ میں اس کا ذکر کیا۔ مثال کے طور پر قطب نما کی ایجاد یورپ کے ایک فرضی شخصیت کے نام منسوب کر دی گئی۔"

آرنلڈ آف ویلالوا کو ململ کا موجد بنا دیا گیا۔ بارود اور عدسے بیکن یا شوارز کی ایجاد بنائے گئے۔" یہ تو صرف چند ایک چیزیں ہیں جب کہ حقیقت اس سے بہت زیادہ ہے مثلاً:

روس میں کی جانے والی جدید تحقیق کے مطابق مصنوعی سیاروں اور راکٹوں کے موجد مسلمان ہیں۔ اس کا انکشاف ۱۰ر نومبر ۱۹۵۷ء کی ماسکو ریڈیو نے اپنی نشریات میں کیا۔

اسی طرح مغربی جرمنی میں تحقیق کی گئی تو معلوم ہوا کہ کمپیوٹر بھی مسلمان ہی کی ایجاد ہے کیونکہ آثار قدیمہ کی کھدائی کے دوران ایک ابتدائی سا کمپیوٹر برآمد ہوا ہے۔

سائنس نے اسلام کو کیا دیا؟

قرآن حکیم نے آج سے چودہ سو سال قبل جو سائنسی انکشافات کئے تھے آج کی سائنس اسے حرف بہ حرف صحیح ثابت کر رہی ہے (مزید تفصیل کے لئے دیکھئے ڈاکٹر موریس بکائی کی کتاب "بائیبل، سائنس اور قرآن" انسان کی بدقسمتی ہے کہ اس نے وحیٔ الٰہی کو چھوڑ کر صرف ناقص عقلِ انسانی پر بھروسہ کیا۔ کسی کو عقل کی افادیت سے انکار نہیں لیکن عقل کی محدودیت کا کیا کریں۔ آج بھی انسان قرآن کو کتابِ ہدایت مان لے تو وہ بہت سے نئے انکشافات آج بھی کر سکتا ہے جو شاید اسے ہزاروں سالوں کی تحقیق و جستجو کے بعد بھی معلوم نہ ہوں۔

اسلام اور سائنس میں تضاد

اسلام اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر کہیں ٹکراؤ دکھائی دیتا ہے تو ایسا صرف اس وجہ سے ہے کہ دورِ جدید

میں غیر مسلم ہی سائنس کے میدان میں نظر آتے ہیں۔ جب کہ مسلمان خوابِ خرگوش میں ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی غیر موجودگی کی وجہ سے غیر مسلموں کی سائنس پر حکمرانی ہے۔ وہ جیسا چاہتے ہیں ایسا ہی فضا میں نظریہ چھوڑ دیتے ہیں۔ مثلاً تخلیقِ انسانیت کے نظریے کو لے لیجئے کوئی اُسے بندر کی، کوئی اسے مچھلی کی اور کوئی کتے کی ارتقائی صورت کہتا ہے (پس جتنا جس کا ظرف تھا اس نے ایسا ہی جانا۔ بالفاظِ دیگر اپنے دادا کو پہچانا، اگر ان تمام نظریات کو درست مان لیا جائے تو پھر سائنسی خود تضادات کا ثابت ہوتی ہے اور اس طرح پوری سائنس ہی غلط ہو جاتی ہے۔

خدا کے وجود سے انکار

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا تعالےٰ حیطۂ شعور میں نہیں آ سکتا اور نہ ذاتِ باری تعالےٰ کا ادراک ہو سکتا ہے یہ سب ملحدانہ پروپیگنڈا ہے کیونکہ جب ان ملحد سائنسدانوں نے پوچھا جاتا ہے کہ کائنات اور زندگی کس طرح بغیر کسی خالق کے وجود میں آ گئی۔ تو جواب آتا ہے بس خود بخود یا اتفاق سے دھماکہ ہوا اور کائنات وجود میں آ گئی۔ اس قسم کے یہ سائنسدان خود بخود یا اتفاق کا لفظ جگہ جگہ استعمال کرتے ہیں جو کہ بالکل غیر سائنسی لفظ ہے کیونکہ نیوٹن کے قانون ۲ کے مطابق:

"کسی خالص قوت کی غیر موجودگی میں ایک ساکن جسم ہمیشہ ساکت رہے گا اور متحرک جسم یکساں ولاسٹی سے ہمیشہ ایک خطِ مستقیم میں حرکت کرتا رہے گا"۔

اب ظاہر ہے کہ کسی بیرونی قوت کے بغیر کس طرح دھماکہ ہوا اور کائنات کس طرح وجود میں آ گئی۔ یا قانون نیوٹن غلط ہے یا ان ملحد سائنسدانوں کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ قانون نیوٹن صاف بتا رہا ہے کہ ایسی کوئی ہستی ضرور ہے جو اس پوری کائنات کو چلا رہی ہے۔ یعنی کوئی خالق ضرور ہے جو بے جان زمین سے جاندار چیزیں مثلاً نباتات پیدا کر رہا ہے، ایسا کوئی مالک ضرور ہے جو بارش برساتا ہے اور انسان کی نشو و نما اپنے قانون کے مطابق کر رہا ہے ان برخود غلط سائنس دانوں کو چاہیئے کہ ان امور پر غور کریں انہیں یقیناً لفظ خود بخود اور "اتفاق" اللہ کی ذات سے کہیں زیادہ غیر سائنسی اور غیر منطقی نظر آئے گا۔ اب رہی حواس کی بات تو کیا آج تک کسی نے دیکھا ہے کہ زمین گردش کر رہی ہے یا کششِ ثقل کیسے ہوتی ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اس بات کا عینی شاہد ہوں کہ ٹیلیویژن اور ریڈیو اس وجہ سے کام کرتے ہیں کہ ان میں سے لہریں گزر رہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہم ادراک یا اپنے قیاسات اور خیالات کی بنیاد پر کہتے ہیں جب کہ اس سے کہیں زیادہ منطقی بات یہ ہے کہ خدا کی ہستی کا ادراک اور اس کا احساس کر لیں ؎

ذات میری ہے دیکھے کوئی دیدہ ور مجھ کو
بھلا کر اپنی خودی کو آشکارا کرے میری ہستی کو

اسلام، سائنس اور ہمارا فکری تضاد

سرمایہ دار امریکہ ہو یا کمیونسٹ روس، ان کی درسی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم

ہوگا کہ وہ اپنے نظریات شروع ہی سے اپنے بچوں کے ذہنوں میں بٹھاتے ہیں۔ انہیں اس قسم کا مواد پڑھایا جاتا ہے جو خالص الحاد پر مبنی ہوتا ہے لیکن پاکستان جیسی اسلامی نظریے کی حامل ریاست میں انہی پرانی کتابوں کو پڑھایا جا رہا ہے۔

جب ایک نوعمر ناپختہ ذہن کا بچہ یہ پڑھتا ہے کہ انسان کی زندگی کی ابتدا خود بخود ہوگئی ہے اور اس کی موجودہ شکل بندر کی ترقی یافتہ شکل ہے تو اس کے معصوم ذہن پر قیامت گذر جاتی ہے اور جب بار بار اس قسم کے مضامین پیش کئے جاتے ہیں تو وہ ان ہی کو سائنس کے حقائق سمجھ بیٹھتا ہے۔ اب دینی نظریات اُسے دیومالائی قصے لگتے ہیں۔ سونے پر سہاگہ اس وقت ہوتا ہے جب ملحدین ان کے سامنے ڈاروِن کا نظریہ پیش کرتے ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ [illegible] مملکتِ خداداد میں خالصتاً [illegible] نظریے پر مبنی سائنس پڑھائیں۔ حقائق کو کئی طرح سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً حیاتیات میں سائنس کی ابتدا سے متعلق ایک نظریہ "اے بائی او جینسس" کہلاتا ہے جس کی رو سے زندگی کی ابتدا بے جان چیز سے ہوئی۔ ماہرینِ کیمیا کا خیال ہے کہ کسی زمانے میں زمین کے کرّۂ ہوائی میں میتھین، امونیا، ہائیڈروجن جیسی گیس اور آبی بخارات موجود ہوں گے اور بجلی کے شرارے اور الٹراوائیلٹ ریز کے ملاپ سے ایسا کوئی مادہ پیدا ہو گیا ہوگا جس میں زندگی کی خصوصیات ہوں۔ بعد میں مِلر نامی سائنسدان نے تجربات کر کے اس نظریے کو صحیح ثابت کر دیا تھا۔ اگر اس نظریہ کو اسلامی انداز میں بیان کیا جائے تو کچھ یوں ہوگا۔

"اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا کہ خدائے بزرگ و برتر نے انسان کو بے جان مٹی یعنی مادہ سے پیدا کیا اور اس میں رُوح ڈال دی جس سے زندگی کی ابتدا ہوئی"۔

اسی طرح اللہ تعالٰے نے انسان کی ابتدا کے متعلق فرمایا کہ زندگی کی ابتدا میں پانی کا بھی عمل دخل ہے۔ یہاں پانی سے مراد آبی بخارات ہو سکتے ہیں جن میں پانی کی خصوصیات ہوتی ہیں جدید تحقیقات کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انسان جب تک زندہ رہتا ہے اس کے جسم میں برقی رَو دوڑتی رہتی ہے۔ جس کو پرانے معنوں میں رُوح ہی کہہ سکتے ہیں۔ جب یہ برقی رَو دوڑنا بند ہو جاتی ہے تو قانونِ خداوندی کے مطابق موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ برقی رَو جس کا ابھی ذکر ہُوا اور ماہرینِ کیمیا نے جو نظریہ وضع کیا اس کے مطابق مذہب میں "رُوح" اور سائنس میں برقی رَو کہا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر تمام سائنسی حقائق کو اسلامی رنگ میں رنگ کر پیش کیا جائے تو ایک نظریاتی قوم پیدا ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اپنے یہاں سائنسی تعلیم کو عام کریں اور ملحدین کو جو سائنسدان بنے بیٹھے ہیں اُن سے سائنس چھین لیں۔ اس کے لئے مسلمانوں کو اپنا رویّہ بدلنا ہوگا۔

مدارسِ اسلامیہ میں جہاں مناظروں اور فرقہ پرستی کی تعلیم دی جاتی ہے وہاں ایک مرتبہ پھر اسلامی طبیعات، اسلامی کیمیا، اسلامی حیاتیات اور اسلامی تاریخ وغیرہ کی تعلیم دی جائے تاکہ

(باقی ۲۹ پر)

نقطۂ نظر

محمد ازھر
مدیر ماہنامہ "الخیر" خیر المدارس، ملتان

کلمہ طیّبہ کا ادب

۱۱ فروری کے جنگ لاہور میں حنیف رامے صاحب نے فیصل آباد میں قادیانیوں پر ہونے والی زیادتی پر خاصی برہمی کا اظہار کیا ہے۔ ان کی تحریر سے محسوس ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے ساتھ انہیں بہت زیادہ ہمدردی ہے اور اس کے مقابلے میں مسلمانوں کے دین کے بارے میں کافی حد تک سرد دل ہیں۔

قصہ در اصل یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء کو ایک صدارتی آرڈی نینس کے تحت اس امر کا پابند کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ "مسلم" نہیں کہلا سکتے اور نہ اپنے عقیدے کو "اسلام" کہہ سکتے ہیں۔ اس گروہ کا کوئی فرد جو دوسروں کو تقریر، تحریر یا واضح علامت یا کسی بھی اور طریقے سے اپنے عقیدے کی دعوت دیتا ہو اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہو، وہ تین سال قید کی سزا، نیز جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

اس صدارتی آرڈی نینس کا مقصد کسی پاکستانی کے جائز حقوق کو غصب کرنا نہیں بلکہ ایک نظریاتی مملکت کے تحفّظ کے مقتضیات پر عمل درآمد ہے۔ مگر قادیانیوں نے اُس کے اجراء کے بعد مختلف طریقوں سے سادہ لوح عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ اُن کے خلاف یہ کاروائیاں محض "چند افراد" کے ایماء پر کی جا رہی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ختمِ نبوت کا تحفظ امت کا کوئی دینی اور اجماعی مسئلہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی ظالم کسی کے جائز حقوق غصب کر لے اور اس پر ایک مدّت بیت جائے تو وہ ظالم اس ظلم کو اپنا حق تصور کرتا ہے اور جب اُسے ظلم سے روکا جائے تو وہ اُسے اپنی حق تلفی گردانتا ہے۔ یہی معاملہ پاکستان میں قادیانیوں کے بارے میں ہُوا۔ وہ دینی و ملی اعتبار سے مسلمانوں سے جُدا ایک اُمت ہیں۔ اور اسلام کے اساسی عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں اُن کے نظریات مسلمانوں سے یکسر جُدا اور مختلف ہیں۔ اس لئے ضروری تھا کہ ابتدائً ہی انہیں مسلمانوں سے الگ تشخص دیا جاتا تاکہ نوبت بایں جا رسید والی نہ ہوتی مگر افسوس کہ ایک عرصہ تک ایسا نہ ہُوا۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کے تمام شعائر علامات اور خصائص کے استعمال کو قادیانیوں نے اپنا حق تصور کیا جو سراسر ظلم تھا۔ آج جب اس ظلم سے روکنے کے لئے ان کا ہاتھ پکڑا گیا ہے تو اسے حق تلفی اور غیر عادلانہ رویئے کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمیں قادیانیوں سے بڑھ کر حنیف رامے سے شکوہ ہے کہ اُن جیسے واقفِ حقیقت اور بالغ النظر شخص نے بھی قادیانیوں کی حمایت میں حقائق سے یکسر اغماض کر لیا ہے۔ کیا رامے صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ قادیانی انکارِ ختمِ نبوت کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟ کیا انہیں یہ علم نہیں کہ قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے سے عامۃ الناس کے مبتلائے

گمراہی ہونے کے واضح خطرات موجود ہیں؟ کیا وہ نہیں جانتے کہ خلاف واقعہ کسی چیز کا ادعا شرعاً قانوناً اور اخلاقاً جرم ہے اور یہ ایک قسم کا نفاق اور خِداع (دھوکہ دہی) ہے؟

رامے صاحب ہی فرمائیں کہ حکومت پاکستان کے جاری کردہ سول اور فوجی تمغہ جات اور اعزازات اگر کوئی ایسا شخص اپنے سینے پر آویزاں کرے جسے وہ عطا نہیں کئے گئے تو قانون میں یہ منع ہے یا نہیں؟ اگر یہ منع ہے تو کیا کلمہ طیبہ کی حیثیت آپ کے نزدیک کانسی، پیتل یا چاندی کے میڈل کے برابر بھی نہیں کہ آپ اس کے لیے اہل اور غیر اہل کی تقسیم کرتے ہیں مگر کلمہ طیبہ کو اپنے سینے پر لگانے کے لئے کوئی معیار مقرر نہیں کرتے۔

کیا خدا کی طرف سے دئے گئے اعزازات کی وقعت وحیثیت آپ کے نزدیک حکومتی اعزاز کے برابر بھی نہیں۔

ع جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

کلمہ طیبہ کسی شخص کے مُسلمان ہونے اور مسلمانوں کے تمام عقائد کے پابند ہونے کی ایک علامت ہے۔ اس علامت اور شعار کے استعمال کا وہی شخص مجاز ہے جو واقعتاً مُسلمانوں کے سے عقائد کا حامل ہو۔ جو شخص قرآن وسنت کی تصریحات اور اجماع اُمت کی روشنی میں خارج از اسلام ہو اُس کا مسلمانوں کے کلمہ کو استعمال کرنا چہ معنی دارد۔

رامے صاحب ہی کے دورِ حکومت میں قادیانیوں کو غیر مُسلم قرار دیا گیا تھا۔ آج جس صدارتی آرڈی ننس کی خلاف ورزی پر قادیانیوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور رامے صاحب اس پر برہم ہیں یہ اُسی فیصلہ کی تکمیل ہے۔ کہ جب ایک شخص دستورپاکستان کے مطابق مُسلمان ہی نہیں تو اُسے اپنے آپ کو مُسلمان ظاہر کرنے کا حق بھی نہیں تاکہ دوسرے لوگ اس کی وجہ سے گمراہی کا شکار نہ ہوں۔

باقی رامے صاحب نے تو قادیانیوں کی حمایت میں شاید کسی اپنی غرض کی بنا پر اپنا قلم چلایا ہو مگر ہم اُن سے سچی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جس کلمہ کے بیج کو انہوں نے اپنے سینے پر آویزاں کیا ہے اس کی حقیقت کو تھوڑا سا آگے اپنے دل تک بھی لے جائیں اور یہ کلمہ سینوں سے دل میں اُتر جائے۔ اختلاف صرف اتنا ہی ہے کہ کلمہ طیبہ مسلمانوں کے دل میں ہے اور قادیانیوں کی قمیص کے اوپر وہ قمیص تو قابل احترام ہے کہ اس پر کلمہ طیبہ مرقوم ہے لیکن صاحب قمیص اسی وقت لائق عزت ہوگا جب وہ کلمہ اس کے دل میں اُتر جائے اور وہ کلمہ کو اس تفصیل کے ساتھ قبول کرلے جس تفصیل کے ساتھ آج تک پوری اُمّت تسلیم کرتی چلی آئی ہے اور قیامت تک کرتی رہے گی۔

بقیہ : اسلام اور سائنس

ایک مرتبہ پھر جابر بن حیان، زکریا رازی، ابو منصور البیرونی، عبدالرحمٰن ابن ناصر، عمر خیام، ابن سینا اور ابو علی الحسن جیسے نامور مسلمان سائنسدان پیدا ہوں۔

ع ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

طبّی مشورے

براہ راست جواب کے خواہش مند حضرات جوابی لفافہ ضرور بھیجیں۔

حکیم آزاد شیرازی اندرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

صریر الاسنان فی النوم

س : میری بچی بعمر ۸ سال رات کو سوتے میں دانت رگڑتی ہے۔ ایک ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کیا تو انہوں نے اس کا کوئی حل نہیں بتایا۔ اس لئے اب آپ سے مشورہ کر رہا ہوں۔ اگر آپ کے پاس اس مرض کی کوئی دوائی ہو تو اس کی قیمت سے مطلع فرمائیں یا کوئی مناسب علاج بتائیں۔ (قاضی غلام محمد روپ وال ضلع جہلم)

ج : اندیشہ ہے کہ آپ کی بچی کے پیٹ میں کیڑے ہیں اس مقصد کے لئے ہمدرد دواخانہ کی دوائی "کِرمار" استعمال کرائیں نمکین پانی کے غرغرے کرائیں۔ گردن پر روغن قسط کی مالش کریں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

قبض

س : بندہ کو کراچی آئے چھ ماہ گذر چکے ہیں جب سے یہاں آیا ہوں قبض کی تکلیف ہوگئی ہے۔ چار پانچ دن بعد تھوڑا سا پاخانہ آتا ہے۔ میں نے کافی دوائیں کھائی ہیں لیکن ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوسکا۔ براہ کرم کوئی مجرب علاج تحریر فرمائیں۔ (نصیر احمد پوسٹ بکس ۳۴۶۵ کراچی)

ج ۔ آپ روزانہ رات سوتے وقت گلقند ۵ تولہ، یا مربّہ ہرڑ ۲ عدد، یا اسبغول ۲ تولہ گرم دودھ کے ساتھ کھانا شروع کر دیں۔ دن میں امرود یا پپیتہ اور دوسرے پھل استعمال کریں۔ چاول سے پرہیز رکھیں۔ سبزیاں خصوصاً شلغم، پالک، مولی وغیرہ کھائیں۔ انشاء اللہ صحت ہوگی۔

بواسیر الدم

س ۔ میری عمر ۴۵ سال ہے مجھے چار پانچ ماہ بعد پاخانہ میں خون کے قطرے آتے ہیں گوشت بہت کھاتا ہوں۔ چائے بہت پیتا ہوں۔ کباب، تکے، سموسے بھی کھا لیتا ہوں ۱۹۶۷ء سے لندن میں مقیم ہوں۔ وہاں مجھے یہ تکلیف نہیں ہوتی۔ میرے لئے نسخہ اور پرہیز تجویز کریں۔ (محمد قاسم برلاس، راولپنڈی چھاؤنی)

ج : آپ گوشت، کباب تکے، سموسے چائے وغیرہ کے استعمال ہی سے اس مرض کا شکار ہوئے ہیں۔ جب تک یہ اشیاء کھانا نہ چھوڑیں گے اس مرض سے نجات نہیں مل سکے گی۔ یہ خون بواسیر کا ہے۔ اس امر کا خدشہ ہے کہ آپ کی انتڑیوں اور معدہ میں سوزش اور زخم ہیں یعنی آپ السر کے مریض ہیں۔ پرہیز اور باقاعدہ علاج کرانے سے انشاء اللہ صحت ہوگی۔ پرہیز کے بغیر علاج بے سود ہے۔

سُستی، غنودگی، مایوسی

س : خدام الدین میں آپ کے تمام مضامین، نظم و نثر اور